السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک ہندو خفیہ طور پر اسلام کو مانتا ہے الوہیت اور رسالت کا قائل ہے دو مسلمانوں کو اپنی زبان سے کلمہ طیب سنا کر گواہ بناتا ہے لیکن اظہار اسلام اس لیے نہیں کرتا کہ میں اس حالت میں شریف القوم ہوں اگر اسلام ظاہر کردوں تو نو مسلم بھنگی چماروں کے برابر داخل اسلام ہوکر سمجھا جائے گا اور میری اولاد کا تعلق یا شادی بیاہ کا رشتہ جھوٹی قوموں میں کرنا پڑے گا اس حالت میں اگر یہ شخص مرجائے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ کیا برتاؤ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس ہندو کی مثال بالکل ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی مثال ہے وہ بھی قومی عار کی وجہ سے اسلام کا اظہار نہیں کرتا تھا، اور ویسے کہتا تھا کہ اسلام سچا دین ہے اور سب دینوں سے بہتر ہے چنانچہ اس کا یہ شعر ہے۔

ولقد علمت بان دین محمد

من خیر ادیان البریة دینا

''میں نے جان لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام دینوں سے بہتر ہے یعنی توحید جو لاالٰہ الااللہ کا مضمون ہے۔''

اس شعر میں ابو طالب کا کلمہ کی بابت اقرار ہے لیکن اس کا اظہار نہیں کیا جس کی وجہ اگلے شعر میں بیان کی ہے جو یہ ہے۔

لولا الملامة او حذار مسبة

لوجدتنی سمحا بذاک مبینا

''اگر ملامت اور لوگوں کے طعن و تشنیع کا ڈر نہ ہوتا تو میں تیرے دین کا خوشی سے اظہار کرتا۔''

لوگوں کی ملامت اور طعن و تشنیع سے یہی مراد ہے کہ لوگ کہیں گے اتنا بڑا ہوکر اپنے بھتیجے کے پیچھے لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی امداد کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا فائدہ پہنچایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا حاصل یہ ہے کہ میں اس کو نجات تو نہیں دلا سکا لیکن عذاب میں سب کافروں سے ہلکا ہوگا، اس کو آگ کا جوتا پہنایا جائے گا جس سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح اُبلے گا، اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوتا۔

(جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا صرف قومی طعن کی وجہ سے اسلام کے اظہار نہ کرنے پر ہمیشہ کے لیے جہنمی ہوگیا تو دوسرا کس طرح امیدوار نجات ہوسکتا۔ (فتاویٰ اہلحدیث روپڑی: جلد اول، صفحہ ۱۴۰،۱۴۱

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 324

محدث فتویٰ